26247-خلع کی تعریف اور طریقہ

سوال

خلع کیا ہے اور اس کا صحیح طریقہ کیا ہے ؟
جب خاوند اپنی بیوی کو طلاق نہ دینا چاہے تو کیا طلاق کا وقوع ممکن ہے ؟
اور امریکی معاشرہ کے بارہ میں کیا ہے کہ جب عورت اپنے خاوند کو ناپسند کرتی ہے (بعض اوقات اس لیے کہ وہ دین پر چلنے والا ہے) اس لیے کہ وہ یہ سمجھتی ہے کہ اسے خاوند کو طلاق دینے میں آزادی ہے ۔

پسندیدہ جواب

بیوی معاوضہ دے کر علیحدہ ہو تو اسے خلع کہا جاتا ہے ، اس طرح خاوند معاوضہ لے کر اپنی بیوی کو چھوڑدے چاہے وہ یہ معاوضہ مہر جو کہ خاوند نے دیا تھا وہ ہو یا اس سے زیادہ اور یا پھر کم ہو ۔

اس کی دلیل اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

{اور تمہارے لیے حلال نہیں کہ تم نے جو کچھ انہیں دیا ہے اس میں سے کچھ واپس لے لو مگر یہ کہ وہ دونوں اس سے خوفزدہ ہوں کہ وہ اللہ تعالی کی حدود کو قائم نہیں رکھ سکیں گے ، تو پھر ان پر کوئی گناہ اور جرم نہیں کہ وہ اس کا فدیہ دیں } البقرۃ (229) ۔

سنت نبویہ میں اس کی دلیل ثابت بن شماس رضی اللہ تعالی عنہ کی بیوی کی حدیث ہے ۔

ثابت بن شماس رضی اللہ تعالی عنہ کی بیوی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور کہنے لگی : اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں ثابت بن قیس پر کوئی دینی یا اخلاقی عیب نہیں لگاتی ، لیکن میں اسلام میں کفر کو ناپسند کرتی ہوں ۔

تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا کہ آیا تو اس کا باغ واپس کرتی ہے ؟ یہ باغ انہوں نے اسے مہر میں دیا تھا ، تو وہ کہنے لگی جی ہاں ، تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ، اپنا باغ قبول کرلو اور اسے چھوڑدو ۔ صحیح بخاری حدیث نمبر (5273) ۔

علماء کرام نے اس قصہ سے یہ استنباط کیا ہے کہ جب عورت اپنے خاوند کے ساتھ رہنے کی طاقت نہ رکھے تو ولی الامر اور حکمران اس کے خاوند سے خلع طلب کرے بلکہ اسے خلع کا حکم دے ۔

خلع کی صورت یہ ہے کہ :

خاوند کے عوض میں کچھ لے یا پھر وہ کسی عوض پر متفق ہوجائیں اور پھر خاوند اپنی بیوی کو کہے کہ میں نے تجھے چھوڑدیا یا خلع کرلیا یا اس طرح کے دوسرے الفاظ کہے ۔

اور طلاق خاوند کا حق ہے یہ اس وقت تک واقع نہیں ہوسکتی جب تک وہ طلاق نہ دے ، اس لیے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

(طلاق اس کا حق ہے جو پنڈلی کو پکڑتا ہے) یعنی خاوند سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (2081) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے ارواء الغلیل (2041) میں اسے حسن قرار دیا ہے ۔

اسی لیے علماء کرام نے یہ کہا ہے کہ : جسے اپنی بیوی کو طلاق دینے پر ظلم کے ساتھ مجبور کیا جائے اور اس نے طلاق دے دی تو اس کی یہ طلاق واقع نہیں ہوگی ۔ دیکھیں المغنی ابن قدامہ (352/10) ۔

اور آپ نے جو یہ ذکر کیا ہے کہ بعض اوقات بیوی حکومتی قوانین کے مطابق اپنے آپ کو طلاق دے دے ۔ تو اس کے بارہ میں ہم کہیں گے کہ :

اگر تو یہ کسی ایسے سبب کی بنا پر ہے جس کی بنا پر طلاق مباح ہوجاتی ہے مثلا اگر وہ خاوند کو ناپسند کرنے لگے ، اور اس کے ساتھ زندگی نہ گزار سکے ، یا پھر خاوند کے فسق وفجور اور حرام کام کرنے کی جرات کرنے کی بنا پر اسے دینی اعتبار سے ناپسند کرنے لگے وغیرہ ، تو اسے طلاق کا مطالبہ کرنے میں کوئی حرج نہیں ، لیکن ایسی حالت میں وہ خاوند سے خلع کرلے اور اس کا دیا ہوا مھر واپس کردے ۔

اور اگر وہ طلاق کا مطالبہ کسی سبب کے بغیر کرے تو ایسا کرنا اس کے لیے جائز نہیں اور اس حالت میں عدالت کا طلاق کے متعلق فیصلہ شرعی نہیں ہوگا بلکہ عورت بدستور اس آدمی کی بیوی ہی رہے گی ۔

تو یہاں پر ایک مشکل پیش آتی ہے کہ قانونی طور پر تو یہ عورت مطلقہ شمار ہوگی اور عدت گزرنے کے بعد اور کہیں شادی کرلے گی لیکن حقیقت میں بیوی کو طلاق ہوئی ہی نہیں ۔

شیخ محمد بن صالح عثیمین رحمہ اللہ تعالی نے اس جیسے مسئلہ میں کچھ اس طرح کہا ہے :

اب ہمارے سامنے ایک مشکل ہے ، اس کی زوجیت اور عصمت میں رہتے ہوئے کہیں اور شادی کرنا اس کے لیے حرام ہے ، اور ظاہری طور پر عدالت کے حکم کے مطابق اسے طلاق ہوچکی ہے اور جب عدت ختم ہوجائے تو وہ کہیں اور شادی کرسکتی ہے ۔

تو میری رائے یہ ہے کہ اس مشکل سے نکلنے کے لیے ضروری ہے کہ اہل خیر اور اصلاح کرنے والے لوگ ضرور اس مسئلہ میں دخل دیں تا کہ خاوند اور بیوی کے درمیان صلح ہوسکے ، وگرنہ وہ عورت اپنے خاوند کو عوض ادا کردے تا کہ شرعی طور پر خلع ہوسکے ۔

شیخ محمد بن عثیمین رحمہ اللہ تعالی سے ملاقات کا دروازہ کھلا ہے نمبر (54) دیکھیں کتاب لقاء الباب مفتوح نمبر (54) (174/3) طبع دار البصیرہ مصر ۔

واللہ اعلم.